



# شعبہ امتحانات تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

جوابی پرچہ امتحان سالانہ / ضمنی 1431ھ / 2019ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِٖ وَسَلَّم اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ عِلْمًا یَنْفَعُنِیْ فِیْ الدُّنْیَا وَآخِرَتِیْ اَمِّنْ

(طلباء) (سال دوم)

پرچہ نمبر: 27 عنوان: حدیث و احوال حدیث

تاریخ: 31-03-2019 دستخط ناظر مرکز امتحان / معاونہ کمرہ امتحان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِٖ وَسَلَّم اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ عِلْمًا یَنْفَعُنِیْ فِیْ الدُّنْیَا وَآخِرَتِیْ اَمِّنْ

(طلباء) (سال دوم)

پرچہ نمبر: 2 عنوان: حدیث و احوال حدیث

سوال نمبر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	میزان
اصل کردہ نمبرات											

دستخط ممتحن

نام ممتحن



سوال نمبر 1

جز 1

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہم جیسی نماز پڑھی اور بیمار سے قبل کسی طرف نماز میں منہ کیا اور بیمار سے خلع شدہ جانور کو کھایا پس وہ وہ مسلمان ہے جسکو اللہ اور اس کے رسول نے ذمہ داری <sup>اور پناہ</sup> دی ہے ایذا تم اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں خیانت نہ کرو۔

جز 2

حدیث میں نماز وغیرہ کو اسلام کی علامت قرار دینے کی وجہ ان چیزوں کو اسلام کی علامت اس لیے قرار دیا گیا۔ کیونکہ یہ سارے کام وہی کرتا ہے جو موجد ہو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا مقرب ہو اور پورے دین کو <sup>وہی</sup> دینے والا ہو۔ یہ کہ وہ شعائر اسلام کی ہیں جنہیں اسلام کی بنیاد قرار دیا گیا اور بنیاد وہی شئی ہوتی ہے جو <sup>روح</sup> رواں ہو۔ پوری عبارت اسی کے ساتھ مندرج ہو۔

جز 3

مذکورہ حدیث میں شہادتین کو ذکر نہ کرنے کی وجہ شہادتین نماز میں اور استقبال قبلہ میں آگئے اور نہ سارے کام مسلمان ہی کرتا ہے کسی غیر مسلم کو آج تک کعبے کا طواف کرتے اور نماز پڑھتے نہیں دیکھا گیا۔



## خط کشیدہ کی وضاحت:

یہ افتخار سے ہے خفراً معنی ہوتا ہے  
غہر کرتا جب باب افعال ہے آیا تو پھرنے سے سلب ماخذ کا  
قائده دیا اب معنی ہوگا غہر توڑنا تو یہ معنی باب افعال  
سے پیدا ہو رہا ہے۔

تشریح: فلا تخفوا للہ فی ذمتہ:

اس ٹکڑے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ سلوک  
نہ کرو جو اس کے ساتھ کرتے ہو جسکی امانت کی پاسداری نہیں کرتے  
یعنی جسکو اللہ تعالیٰ نے امان دہی ہے تم اس کے ساتھ زیادتی  
نہ کرو کہ کہیں رب کی امان میں خلل نہ آئے۔

## سوال نمبر 2

جز 1

ترجمہ حدیث:

- 1 زانی ایمان کی حالت میں نہ ٹھہرتا کرتا  
چور ایمان کی حالت میں چوری نہیں کرتا، شرابی ایمان  
کی حالت میں شراب نہیں پیتا،  
3: تین کام ایمان کی چڑھیں، غلہ گو سے رب جانا، اسکو  
کسی گناہ کی وجہ سے کافر مت کہے، اسکو حادثہ اسلام  
سے کسی عمل کی وجہ سے خارج مت کرے۔

جز 2

احادیث میں واقع ہونے والا تعارض اور معتزلہ کا رد:

دونوں احادیث میں تعارض (سلوک) ہے کہ پہلی روایت میں  
گناہ کے سلب ایمان کی نفی کی گئی جبکہ دوسری روایت  
میں اس کے برعکس حکم ثابت کیا گیا کہ گناہ کرنے سے  
مسلمان کافر نہیں ہوتا۔



الحاج محمد حنیف:

ظاہر ہے کہ یہ بتا رہی ہے کہ گناہ کرنے سے آدمی مسلمان نہیں رہتا۔ حقیقت ہر گونے سے اسی ظاہری معنی کو لیا ہے۔

شیخ محمد بن عبد بن عربی علیہ الرحمہ:

نے فرمایا جب تک

موقوف گناہ ہے ایمان حقیقتہً نکل جاتا ہے لیکن وہ ایمان سابقان بنکر اس پر سایہ کرتا ہے تاکہ اس پر اللہ کا عذاب نہ آئے تو گویا ایمان نے نکل کر اسکی حفاظت کی اور اپنا حق ادا کیا تو یہ ایمان کی کمال وفاداری ہے۔

3 امام بخاری علیہ الرحمہ

دوسرا جواب امام بخاری نے دیا کہ ایمان نے نکلنے سے مراد یہ ہے کہ وہ حاصل نہیں رہتا۔ یعنی ایمان کے خرق اور اسکی طراوت سے خالی ہو جاتا ہے ورنہ یہ غلط کام ہی نہ کرتا۔

3: حدیث اس پر قطعاً دلالت نہیں کرتی کہ ایمان ہمیشہ کے لیے نکل جاتا ہے اور واپس نہیں آتا۔ جبکہ معتزلہ اسی کے قائل ہیں کہ ایمان نکل جاتا ہے اور پھر واپس نہیں آتا۔

سوال نمبر 3

جز 1

ترجمہ حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قرین

ہے کہ لوگ اونٹوں کے جگروں کو پگھلا دیں گے (سفر کریں گے) نہیں علم

طلب کرنے کے لیے نہیں جائیں گے کوئی بڑا عالم مدینہ پاک کے

عالم سے۔



ان یفرب الناس لی ترکیب:

یہ پوشش کا اسم ہے۔

جز ۲

عالم مدینہ سے مراد:

۱ امام ترمذی نے اپنی جامع میں سفیان

بن عیینہ کا قول نقل کیا کہ مراد عالم مدینہ سے احام مالک ہیں

امام عبد الرزاق نے بھی یہی کیا ہے۔

ترمذی سے اس کے معارف بھی ایک قول ہے کہ مراد عالم مدینہ سے مراد

عبد الحزین بن عبد اللہ عمری ہیں:

۲ شیخ عبد الحق محض دہلوی علیہ الرحمہ:

نے بڑی لمبی بحث کی جس کا خلاصہ

یہ ہے کہ جو ترمذی میں نقل کیا گیا وہ سہو ہے اور مراد ان کے بھائی

عبد اللہ ہیں شیخ نے مختلف حوالوں سے ثابت کیا کہ عبد اللہ غیر ثقہ تھے۔

لہذا مراد ان کے بھائی ہیں۔

آخری تحقیق:

شیخ نے جو آخری تحقیق پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ اس

حدیث کا ظہور قرب قیامت ہوگا اور دونوں زمین پر کوئی عالم

مدینہ پاک کے عالم سے بڑا ہوگا۔ شیخ کی یہ تحقیق شاید

قرب قیامت



سوال نمبر ۱

جز ۱ ترجمہ حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا رب یہودی بچہ  
بنی یاسر بنی یاسر بنی یاسر بنی یاسر بنی یاسر  
اسکے پاس عبادت کے لیے تشریف لے گئے آپ اس کے سر پر بیٹھ  
گئے آپ نے اس سے فرمایا اسلام لے آئیے آپ کی طرف دیکھا  
وہ بھی اس بچے کے ساتھ بیٹھا تھا یا رب کہہ اے ابوالقاسم کی بات  
مان تو وہ بچہ مسلمان ہو گیا بنی یاسر بنی یاسر بنی یاسر بنی یاسر  
لے گئے یہ بچے ہوئے کہ تمام تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے بچے  
کو حوزہ کی آگ سے بچا لیا۔

مذکورہ بچے کا نام:

علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے فرمایا مجھے کسی

محقق سے اس بچے کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

بعض علماء نے کہا اس بچے کا نام عبد القدوس تھا۔

تفسیر ابن کثیر میں یہ کہ یہ بچہ بنی یاسر بنی یاسر بنی یاسر بنی یاسر  
کا پانی بیٹھ کھاتا اور آپ کے جوتے صابن رکھتا تھا یہی اس کی فرصت  
تھی۔

جز ۲

فاسق اور جو کسی کی عبادت کرنے کے مارے حکم

ان دونوں کی

عبادت کرنا جائز ہے صحیح ہے۔

اصول حدیث سالانہ ۲۰۱۸

سوال نمبر ۱

جز ۱ حدیث مرسل:

ما سقط من آخر اسنادہ را و اجزا التالی



جسکی سند کے اخیر سے تا ابھی کے بعد والا دروی گرا ہوا ہو۔  
یعنی تا ابھی حجابی ماننا لیے بغیر حدیث کی بنیاد علی اللہ علیہ وسلم  
کی طرف نسبت کرنے۔

حکم کے بارے میں اقوال:

مختلف قول ہیں:

1. یقیناً ہے مرد و عورت پر اگر محمد بن کا حدیث یہ ہے۔
2. ائمہ ثلاثہ (امام اعظم ابو حنیفہ - امام مالک - امام احمد) اور علی کی ایسی  
اور جماعت اس طرف گئی ہے کہ حدیث مرسل صحیح ہے حسن ہے  
لیکن کلیلہ اس سال کرنے والا آئمہ ہو اور ثقہ ہیں سے روایت کرنے۔
3. حدیث کو قبول لینا جائے گا مگر چند شرائط کے ساتھ۔

1. مرسل کیا رہتا ہے جس میں سے ہو۔
  2. اگر اس کا نام ہے جس سے اس سال بنا تو وہ ثقہ ہو۔
  3. دوسرے حفاظ جب اس کے ساتھ ملکر روایت کریں تو انکی مخالفت نہ کرے۔
  4. اپنی مرسل دوسرے طریق سے مسند بھی آئی ہو یہ احادیث شافعی کا مزید ہے۔
- جز ۲

وجوہ نقص:

پانچ ہیں:

1. فرد غفلت
2. غلطی بہت کرنا
3. ثقافت کی مخالفت کرنا
4. وہیم کرنا
5. حاکم کمزور ہونا



جز ۳  
صحاح ستہ اور نیک مصنفین

مصنفین	کتاب	
ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری	بخاری	1
ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری	مسلم	2
ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	ترمذی	3
ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی	ابوداؤد	4
ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی	نسائی	5
ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن حاجہ قزوینی	ابن ماجہ	6



برہمہ ۲۸/۸ مئی ۲۰۱۸ء حدیث دار رسول حدیث

## سوال نمبر ۱

جز الف:

ترجمہ حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات یلاک کُرتے والے کاموں سے  
بچو۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ وہ کون سے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ  
کسی کو شریک کرنا جادو کرنا اس جان کو قتل کرنا جس کے قتل کو اللہ  
تعالیٰ نے حق کے علاوہ حرام فرمایا سو دھکھانا بتیموں کا مال کھانا  
اور بھڑکے دن بٹھو بھڑکے چلے جانا اور مومن غافل عورتوں پر بہتان  
لگانا۔

خط کشیدہ الفاظ:

اجتنبوا:

یہ باب افعال سے ہے اصل مادہ جنب

ہے اسکا معنی ہے حوری یہاں مرد اور لڑکے تھلا گئے ہوتے ہیں۔

مواضع:

یہ اسم فاعل ہے اصل مادہ و بقی ہے مثالی و وی ہے

اسکا معنی ہے یلاک ہونا باب افعال میں متعدی استعمال ہوا۔

بسم

انتہائی باریک اور حقیقی چیز کو کہتے ہیں عام اصطلاح میں اسکا معنی جادو

تولی:

یہ لفظ مفروق ہے معنی ہے بٹھو پھرتا اسکا مطلب یہ ہے کہ جب

کے دن مسلمان کافروں کے ساتھ گتھ لگتا ہے تو وہ بٹھو اور یہ بٹھو پھرتا

بھاگ جائے۔

غافلات:

مومن غافل عورتوں پر بہتان لگانا



جذب :

حادثہ اور ناجائز قتل کی مذمت کے بارے قرآن و حدیث سے دلائل :

قرآن سے دلائل :

رب تعالیٰ نے قرآن پاک میں نئی مقامات پر

قتل کی مذمت فرمائی۔ ایک آیت میں یہاں تک فرمایا

غضب اللہ علیہم و آلہم :

اس کے علاوہ بھی قتل کی مذمت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے قتل کو

انسانیت کا قتل قرار دے کر فرمایا و لکم فی القصاص حیاة

پھر حال بشریت پر اور نا پسندیدہ فعل ہے

احادیث سے دلائل :

قتل کے بارے بہت سی احادیث ہیں ایک حدیث

میں نبی پاک نے یہاں تک فرمایا کہ قیامت کے دن مقتول قاتل کے

بالوں سے کھینچ کر اسے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں لے جائے گا اور کہے

گا اس سے بچو چھ اس نے مجھے قتل کیوں کیا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں کبرہ گناہ شمار فرمائے وہاں

قتل کو دوسرے یا تیسرے نمبر پر سر فہرست رکھا

پھر حال بشریت پر اور نا پسندیدہ فعل ہے بعض علما نے یہاں

تک لکھا کہ قتل ہمیشہ خونخواری میں رہے گا گو چہرہ رکاب

مذہب نہیں۔

سوال نمبر 2

جزا اتر خبر حدیث :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نہیں جمع کرے گا میری امت کو یا

فرمایا امت محمدیہ کو گمراہی پر اور اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ہے

جماعت پر جو جماعت سے اللہ تبارک و تعالیٰ کو خوش نہیں چلا گیا۔

السلام



جز ۱

ہم اہل سنت و جماعت ہیں:

اور اہل السنة والجماعة بھی

سوال نمبر ۳

جز ۱ ترجمہ حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کو طلب کرنا ہر مسلمان پر فرق ہے اور علم کو نہ کہنے

والا اسکے تاویل کے پاس وہ خنزیروں کو سوئے موتیوں اور جواہرات کے پارٹخالے والے کی طرح ہے۔

غیر اہلہ سے مراد:

اس سے پانچ قسم کے لوگ مراد ہو سکتے ہیں

۱ وہ جس میں سنتیں سمجھنے کی صلاحیت نہ ہو

۲ علم کو اہمیت نہ دے

۳ علم کو تم لالچ کی بجائے جھوٹے

۴ علم کو دنیاوی مقصد کے لیے حاصل کرے

۵ علمی تحقیقات اور غور و خوض سے عاری اور غارغ ہو  
(اسکے اندر)

سوال نمبر ۴

جز ۱ ترجمہ حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کیتھی کے تھے کی طرح ہے

جیسے

یہاں اچھائی رہتی ہیں مومن بھی ہمیشہ

بصائب و مشکلات میں رہتا ہے۔ اور منافق کی مثال غنوبر

کے درخت کی طرح ہے جو پلتا نہیں ایک ہی بار کاٹ دیا جاتا ہے



## مومن کی مثال

نیکھی کا وہ پہلا پتہ جو جان کو چیر کر نکلتا ہے  
یو ایس اسے ہمیشہ گھماتی پھرتی رہتی ہیں  
وہ ایک ایسی حالت میں برقرار نہیں رہتا مومن بھی اسی طرح مصائب  
و مشکلات کا شکار رہتا ہے  
درستی بالکل  
منافق کی مثال:

غور کے درخت کی طرح یہ جو ملتے نہیں ایک  
ہی بار کاٹ دیا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ منافق کو مشکلات  
مجبور نہیں کرتیں۔  
آئیں ہیں یہ نسبت مومن کے  
جزیرہ

ارکان اسلام:

پانچ ہیں۔

1. تہ شہادت 2. نماز 3. روزہ 4. حج 5. زکوٰۃ  
ان میں اگر کسی کو تابی ہو تو ایمان کامل نہیں ہوگا۔  
منافق کی نشانیاں:

یہ ہیں:

عہد شکنی کرتا ہے جھگڑے کے وقت گالیاں دیتا ہے۔  
جھوٹ بولتا ہے وعہ خلافی کرتا ہے۔ دین  
أصول حدیث: مضمون 2018  
سوال نمبر 2

جزء حدیث کا لغوی معنی:

نیا - بات

اصول لغوی معنی:

ہو قول الرسول و فعلہ و تقریرہ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل و تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے۔



## حدیث اور اثر میں فرق

لجفن نے ان کے درمیان فرق کیا ہے کہ  
حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، اور اقوال پر بولی جاتی ہے  
جبکہ اثر احادیث رسول اور صحابہ کرام کے اقوال کو بھی کہتے ہیں۔  
امام طحاوی نے کتاب ما نام ہے شرح صحابی الآثار اس میں صحابہ کرام  
کے اقوال بھی موجود ہیں۔

جزیرہ تدلیس کا لغوی معنی:

سماں کا عیب چھپانا

امدادی معنی:

اخفاء عیب فی الاستاذ و تحسین الخطایہ  
ستر کے اندر عیب کو مخفی رکھنا اور علی ایہ ستر کو خوبصورت بنادینا  
حکم

لجفن محمد بن کے نزدیک تدلیس ایک قسم کی جرح ہے اور جس شخص  
کے بارے میں یہ معلوم ہو جائے کہ یہ تدلیس کرتا ہے تو اسکی روایت قبول نہیں کی  
جائے گی۔ اور لجفن کے نزدیک اسکی روایت مقبول ہے۔

چہرہ محمد بن اسلم لگے ہیں کہ اسکی روایت کو قبول کیا جائے گا مگر  
جب تک وہ اپنے سماع کی تصریح نہ کرے

مثلاً سمعت حدیثنا فی القاطب جب تک نہ لے

جزیرہ اضربنا

احکام میں جو احادیث حجت ہیں:

حدیث صحیح اور حسن دونوں احکام میں حجت ہیں  
دوسرے الفاظ میں وہ حدیث جس میں قطع نہ ہو احکام  
میں حجت ہے۔



برجہ سالانہ 2017 حدیث و احادیث  
سوال نمبر 1

جز 1:

ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ علی اللہ علیہ وسلم کو نسا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے فرمایا کہ تو اللہ کے لیے شریک ثابت کرے جبکہ اس نے تجھے پیدا کیا عرض کی پھر کو نسا ہے فرمایا قتل کرنا تیرا اپنے بچے کو اس خوف سے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے عرض کی پھر کو نسا فرمایا زنا کرنا تیرا اپنے بیٹے کی بیوی سے تو اللہ تعالیٰ نے اس حدیث یا نبی کی تصریح کے لیے یہ آیت اتاری۔

ترجمہ: اور وہ لوگ جو نہیں جانتے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے خدا کو اور نہیں قتل کرتے اس جان کو جسکے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا مگر حق کے ساتھ اور زنا نہیں کرتے۔

گناہ کبیرہ کی تعریف:

اسکی مختلف تعریفات کی گئی ہیں

- |   |  |
|---|--|
| 1 | عظیم برائی کو گناہ کبیرہ کہتے ہیں                              |
| 2 | وہ گناہ جس پر قرآن پاک میں یا احادیث میں کوئی وعید آئی ہو      |
| 3 | پردہ گناہ جس پر اصرار ہو کبیرہ ہے اور جس پر اصرار نہ ہو عفو ہے |

جز 2

خط کشیدہ الفاظ کی تشریح:



## تشریح

الفاظ  
نداً

اس ہم مثل کو کہتے ہیں جو مقابل ہو اور درجے  
میں برابر ہو کا دعویٰ کرتے۔

خلیۃ

بیوی کو کہتے ہیں یہ حل سے ہے چونکہ خاوند  
کے لیے ہے اس سے نفع وغیرہ اٹھانا اس  
لیے خلیۃ کہا گیا۔

متفق علیہ

یہ خبر ہے مبتدا محذوف ہے اہل عبارت ہے  
ہذا الحدیث متفق علیہ یہ اس حدیث کو کہتے ہیں  
جس پر بخاری و مسلم دونوں نے ایک صحابی سے روایت  
کرتے ہو اتفاق کیا ہو۔

## سوال نمبر 2

جز الف: ترجمہ حدیث:

حضرت البراہیم بن عبد الرحمن عذری  
رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھائیں  
گے اس علم کو پر پتھر میں آنے والوں میں سے عادل اور منصف  
دور کر دیں گے اس سے زیادتی کرنے والوں کی تبدیلیاں اور  
باطل پرستوں کے دعویٰ۔

خلف کے اعراب میں احتمال:

حوالہ احتمال ہیں

- |   |  |
|---|--|
| 1 | عدولہ فاعل بنے اور من کل خلف اس کا بیان ہو                         |
| 2 | من کل خلف میں من تبہیفہ ہو یہی فاعل بنے<br>اور عدولہ اس سے بدل بنے |

ہر احتمال کے مطابق معنی:



## معانی

## احتمال

اس علم کو اٹھا لیں گے عادل

پہلی صورت کے مطابق

جو بعد میں آنے والے ہیں

اس علم کو اٹھا لیں گے بر بعد میں آنے والوں

دوسری صورت کے مطابق

میں سے بعض عادل

## جز ۲

خط لکھتے عبارت:

ترکیب

لفظ

یہ حال بن رہا ہے

یہ فون عندہ

تحریف

محرف

کسی کی مملوکہ چیز پر اشارہ یا قول  
کے ذریعے اپنی ملکیت کا جھوٹا دعویٰ کرنا

بمطابق الباطلین

## سوال نمبر 3

جز ۱ ترجمہ حدیث:

حضرت طلحہ بن عبد اللہ بن عوف رضی اللہ

عنه سے روایت یہ فرمایا میں نے حضرت عبد اللہ ابن عباس

رضی اللہ عنہما کے پیچھے ایک جنازہ لڑھا آپ نے سورۃ فاتحہ

لڑھی پھر فرمایا میں نے اس لیے پڑھی تاکہ تم جان لو

کہ یہ سنت ہے

جنازہ کے معانی:

جیم کے کسرہ کے ساتھ

اس چار پائی کو کہتے ہیں جس پر میت کو لٹایا جاتا ہے

جیم کی زبر کے ساتھ

کو کہیں گے جو چار پائی ہے

بعض نے انکا الہی بیان کیا

نوٹ



نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ کی قرأت کے بارے میں اختلاف

علماء کی ایک جماعت اسلاف گئی کہ نماز جنازہ میں قرأت جائز نہیں کیونکہ قرأت نماز کا خاصہ ہے۔

بعض حنفیوں نے کہا نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا جائز ہے۔  
حلیل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنازہ میں سورہ فاتحہ

پڑھی بطور دعا۔ قرأت مقصود نہ تھی۔

سوال نمبر ۱۱

جز ۱ ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے پاس وصیت کے لائق کوئی چیز بیٹو اسے مناسب نہیں کہ وہ دو باتیں اس حال میں گزارے کہ اسکی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔

یہ باتیں کی قید:

یہ قید تاکید کے لیے ہے تحریر کے لیے نہیں:

حلیل:

(جب صحیح ہے)

عبداللہ بن عمر جو راوی ہیں انہوں نے فرمایا

میں نے اس وقت سے وصیت لکھ کر رکھ دی تھی جس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ مدت کم از کم ہے۔

جز ۲ وصیت کے حکم میں اختلاف:

۱ وصیت عندا الجمہور مستحب ہے۔

۲ اہماب ظواہر کی ایک جماعت کے نزدیک واجب ہے۔

۳ علماء کی ایک جماعت کے نزدیک اگر کسی پر قرض ہے یا اس

کے پاس کسی کی امانت ہے۔ تو اسکو لکھ دینا۔ اس پر وصیت

کے بنا اور گواہ بنانا ضروری ہے۔



جز ۲

اصح الاسانید کے بارے میں اقوال

نمبر شمار	اقوال (اللہ اعلم)
1	ترمذی العابدین عن ابیہ (عن جردہ - علی المرتضیٰ)
2	مالک عن نافع عن ابن عمر
3	الزہری عن سالم عن عبد اللہ بن عمر

جز ۳

بخاری مسلم میں سے الحج:

چھوڑنے نزدیک الحج

بخاری ہے

نمبر شمار	حلیل
1	بخاری کے یہ نسبت مسلم کے زیادہ سخت ہیں
2	بخاری کے جن راویوں پر غلام لگی وہ مسلم کے متکلم فیہ انوار کے مقابلے میں آ رہے ہیں
3	بخاری کے جن احادیث پر اعتراض کیے گئے وہ مسلم کے احادیث کے مقابلے میں آ رہی ہیں
4	بخاری فن حدیث میں مسلم سے آگے تھا اور قلمی نے کہا لولا البخاری لم ارجح مسلم ولا جاء
5	مسلم بخاری کا شاگرد تھا مسلم بخاری کے پاس آیا بخاری سے مسلم نے کہا جعنی اقبل رجلیک



پرچہ سالانہ 2016ء حدیث و اُصول حدیث  
سوال نمبر 1

جز 1

خط کشیدہ لفظ:

قلما

تحقیق

لفظ

1 قلما

2

ما مصدر یہ ہے  
ما کو ماضی بھی بنا سکتے ہیں جو بمعنی نفی ہو گا اس پر  
حلیل 1 ہے جو آئندہ عبارت میں موجود ہے۔  
استثناء

جز 2 ترجمہ عبارت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی پاک

صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو یہ ضرور فرمایا  
اس شخص کا ایمان نہیں جو امانت دراپس اس شخص کا  
دین نہیں جس نے وعدہ پورا نہ کیا۔

جز 3

حدیث میں ایمان و دین کی نفی:

حدیث میں جو

ایمان و دین کی نفی کی گئی ہے اس سے تین قسم کی نفی ہو سکتی ہے

ضرورت

نمبر شمار

1 حدیث میں موجود ایمان و دین کی نفی سے مراد حقیقت  
کی نفی نہیں بلکہ کمال کی نفی ہے۔

2 اس سے مراد ایسا شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم  
کے طریقے پر نہیں ہے جو

3 اس سے نہ جرو تو بیخ مقصود ہے۔



درائے:

بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کلمہ طیبہ پڑھا وہ جنت میں جائے گا۔ لہذا جس نے امانت میں خیانت کی یہ گناہ شمار ہوگا اور جس نے وعدہ پورا نہ کیا وہ بھی گناہگار ہوگا۔ ہاں اس کا مرتکب کافر نہیں ہے۔

سوال نمبر 2

جز 1  
ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے عرفہ دو آدمیوں نے جائز پیر سیکھنا ہے ایک وہ جسے رب تعالیٰ نے دولت دی ہے وہ اسے راہ حق میں خرچ کرے اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم دیا اور وہ اس علم کے ذریعے لوگوں کے فتنے کرتا ہے اور انہیں علم سکھاتا ہے۔

جز 2

حسد اور غبطہ کی تعریف:

تعریف

معرف

حسد

کسی کے پاس موجود نعمت کے حصول کی تمنا کرنا کہ اس کے لئے کچھ کرے  
حسد کہلاتا ہے

حسد

ایک آدمی کے پاس کوئی چیز ہے تو دوسرا آدمی اللہ تعالیٰ سے اس کی مثل چیز کے بارے میں دعا کرے کہ یہ میرے پاس بھی اللہ کی طرف سے آجائے

غبطہ

حکم

حسد حرام ہے اور غبطہ جائز ہے۔

## رجل پر اعراب مع وجہ:

رجل پر دو طرح کا اعراب پڑھ

سکتے ہیں:

## وجوہات

## اعراب

اس صورت میں یہ ماقبل

مجرد پڑھیں

(انہیں) سے بدل ہوگا

اس صورت میں یہ

مرفوع پڑھیں

مبتدا مخذوف (اٹھھا) کی خبر بنے گا

## سوال نمبر 3

## جز 1 ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں زیارت

قبور سے منع کیا تھا اب تم انکی زیارت کر سکتے ہو کیونکہ اس

سے دنیا سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور آخرت کی یاد آتی ہے

لتترک:

پہلے زمانہ میں لوگ قبروں کی عبادت کرتے تھے اور

خرابی طور پر اہل قبور سے امیدیں وابستہ کرتے۔ بنی پاک

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قباحتوں سے بچنے کے لیے زیارت

قبور سے منع فرمایا پھر جب لوگ رفتہ رفتہ ان سے نفرت کرنے

لگے اور اپنے دلوں میں زیارت قبور پر ہونے والی بے حیائی

سے نفرت ہو گئی تو پھر بنی پاک نے انہیں حکم دیا کہ اب تم

زیارت کر سکتے ہو سماتہ اسکے فوائد بھی بیان کر دیے

کہ اس سے دنیا سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور آخرت کی یاد

آتی ہے اور قرآن خوانی کرنے اپنے بزرگوں کو ایصالِ ثواب

کیا جاسکتا ہے



جز ۲

## عورتوں کا قبرستان میں جانا:

علامہ کرام کے نزدیک

قبروں پر جانے کی رخصت صرف مردوں کے ساتھ خاص ہے عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ متوقع اور ممکنہ فتنے کے پیش نظر عورتیں قبروں کی زیارت نہیں کر سکتیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت قبر پر مومنہ والی عورتوں پر لعنت کی۔ بعض علماء کرام کہتے ہیں عورتیں بھی مردوں کی طرح قبروں کی زیارتیں کر سکتی ہیں وہ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ والی روایت زیارت قبر پر کج رخصت سے قبل کی ہے۔

فقہی زمانہ اگر عورتیں زیارت قبر سے اجتناب کریں تو بہتر ہے ہاں بوڑھی عورتیں پر دے کی حالت میں جائیں تو کوئی حرج نہیں مگر بہتر یہی ہے کہ وہ اجتناب کریں۔

سوال نمبر ۲

جز ۱

## ترجمہ حدیث:

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت اور لٹے کے ٹکڑے

سے منع فرمایا۔ اور آپ نے سبوتا کھانے والے اور کھانے والے

اور بال گوشتوں والی اور گروانے والی اور تصویر بنانے والے

پر لعنت فرمائی۔

## خط کشیدہ الفاظ کی تشریح:

تشریح

الفاظ

واشمتہ

واحد مؤنث اسم فاعل۔ اس عورت کو لٹے میں جو حوسرے کے

جسم پر سوئی کے ساتھ سرمہ یا نیل بھر کر بناؤ سنگا کرتے

مستوشمتہ

واحد مؤنث اسم مفعول۔ بناؤ سنگا کروانے والی عورت کو لٹے میں:

مصور

تصویر سازی کرنے والے کو مصور کہتے ہیں

## تعریفات

## مصرف

کھور کے درخت پر لگے ہوئے چل کو سو فرق (بیانہ)  
کے بدلے بیچنا۔

تہائی یا چوتھائی پیداوار پر کھیتی کو کرایہ پر دینا

بیع معاہدہ

گندمی پیداوار کو سو فرق کے بدلے فروخت کرنا  
(صاف کندن)

بیع محاقہ

کھور کے باغ میں فقرو چنر کھوریں کھانے کے لیے دے  
پھر فقروں کے باغ میں بار بار آنے کو نالینہ کرتے ہوئے  
اسے خشک کھوریں دے دراصل یہ <sup>عہد</sup> <sub>میں</sub> قسم ہے۔

بیع عرایا



اُصول حدیث سالانہ 2016

سوال نمبر 2

تعریفات

مصرف

متصل

ما اتصل سندہ صرفوعا کان او موقوفاً

جسکی سند متصل ہو یعنی کوئی راوی گرا ہو نہ ہو۔

کیونکہ اس میں کوئی راوی گرا ہو انیس ہوتا اس وجہ

سے متصل کہتے ہیں۔

وجہ تسمیہ:

ما لم يتصل بسندہ

منقطع

وہ حدیث جسکی سند متصل نہ ہو۔

کیونکہ اس میں راویوں کا اسقاط ہوتا ہے اس وجہ سے

منقطع کہتے ہیں۔

وجہ تسمیہ:

ما حذف من مبداء اسنادہ راو فالشرعی القوالی

معلق

کا سند کے شروع میں ایک یا زیادہ

وہ حدیث جسکی سند کے شروع میں ایک یا زیادہ راوی گرائے ہوئے

ہوں

چونکہ یہ نیچے کی بجائے اوپر سے ملی ہوئی ہوتی ہے

وجہ تسمیہ:

تو سند کے نیچے حصے سے نہ ملنے کی وجہ سے گویا لٹکی

ہوئی ہے اس لیے معلق کہتے ہیں۔

جز 2

تعریفات

مصرف

مضرب

ما روی علی اوجه مختلفہ متساویۃ فی القوۃ

وہ حدیث جسکی مختلف سندوں سے روایت کیا گیا ہو لیکن

وہ سندیں قوت میں برابر ہوں

محتاج

ما اشارت غیہ رواۃ لرواۃ الحدیث الفرد

وہ حدیث جسکی راوی منفرد حدیث کے راویوں کے ساتھ آسکی روایت

میں شریک ہو جائیں

جز ۳

متفق علیہ الحدیث القوی علیہ البخاری و مسلم

اس حدیث کو آج سے جسے بخاری و مسلم

دونوں نے ایک صحابی سے روایت کرنے پر اتفاق کیا ہو۔

متفق علیہ احادیث کی تعداد:

متفق علیہ احادیث کی تعداد یہ ہے

ثلاث مائے و ستّ و عشرون الفاں

۶۶۱۱۱ تین سو چھبیس

2326

عمر لی میں متفق علیہ احادیث کی تعداد

بالقویٰ

بہتروں میں



جز 1 ترجمہ حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کی کچھ اور ستر شاخیں  
ہیں ان سب میں سے افضل ترین لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور  
ان تمام میں سے کمتر تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا ہے اور حیا  
ایمان کی بہت بڑی شاخ ہے۔

جز 2

خط کشیدہ الفاظ کی تشریح

الفاظ	تشریح
بفتح	تین سے لے کر دس تک کے اعداد پر بولا جاتا ہے اور اسکا معنی ٹکڑا۔
شعبۃ	شاخ کو کہتے ہیں یاں مراد حصہ عمل ہے۔
ادنیٰ	یہ باب سمع سے ہے اسم تفضیل ہے اسکا معنی ہے گھٹنا ہونا کمتر ہونا
اماطۃ	یہ باب افعال کا مصدر ہے اسکا معنی ہے ہٹانا، دور کرنا

جز 3

حیا کی تعریف

معرف	تعریف
حیا	التقاض النفس من شیء وترکہ حذرًا عن اللوم نفس کا کسی ماک کو چھوڑ دینا اسے کرنے میں ملامت سے بچتے ہوئے۔

حیا کو علیحدہ ذکر کرنے کی وجہ:

حیا کو علیحدہ ذکر کرنے کی وجوہات

مندرجہ ذیل ہیں۔

1	حیاد کو اللہ کر کے اس کی عظمت کی طرف اشارہ کیا
2	شجاعت پر تنوین اعظم کی ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ حیاد کا ایمانی کاموں میں بہت بڑا خرچ ہے۔

### سوال نمبر 3

جزا ترجمہ عبارت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قتل کی جاتی کوئی جان  
ناحق مگر حضرت آدم علیہ السلام کے پیلے پیلے پر اس کے خون کا حصہ ہوتا ہے  
اس لیے کہ وہ پہلا ہے جس نے قتل کی بنیاد رکھی۔

خط کشیدہ لفظ کی ترکیب

ترکیب

لفظ

الاول

مجبور یہ ہیں کی عفت ہے یا اس سے بدل

قاتل کا نام	مقتول کا نام
قاتل <sup>تھا</sup> قاتل تھا	مقتول یا بیل تھا

قتل کرنے کی وصی

حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت میں حضرت حوا کا  
پر بطن علیہ شہار ہوتا اور وہ اجنبی ہوتا۔ قاتل کے ساتھ پیدا  
ہونے والی بچی کا نکاح یا بیل سے ہوا۔ اور یا بیل کے ساتھ پیدا ہونے  
والی بچی کا نکاح قاتل سے ہوا۔ جس پر اسے عصبہ آیا اور اس نے قتل کر دیا  
ابن آدم کو قتل کا گناہ۔

ابن آدم کو قتل کا گناہ اجراء قتل کا

بیوگا ارتکاب قتل کا گناہ قاتل کو بیوگا۔



### سوال نمبر 3

جز 1 ترجمہ حدیث:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا  
ہم بنی ہاشم علیہ السلام کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھے تھے اور آپ ہمیں  
نصیحت فرمائی اور ہمارے دلوں کو نرم کیا حضرت سعد بن ابی  
وقاص رونے لگے بہت روئے فرمایا کاش کہ میں مر جاتا بنی ہاشم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سعد میرے سامنے موت کی خواہش کر رہے  
ہو بنی ہاشم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ خیرایا اور پھر فرمایا اے سعد  
اگر تجھے جنت کے لیے پیدا کیا گیا ہے تو جتنی عمر تیری ملے گی اور  
عمل اچھے ہوں گے وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

جز 2

خط کشیدہ عبارت کی تشریح:

اعندی تمنی الموت:

اس عبارت کی دو وجوہات یہو سکتی ہیں:

- 1 اے سعد میں نے تمہیں کئی بار موت کی خواہش کرنے سے  
روکا پھر بھی میرے سامنے موت کی تمنا کر رہے ہو
- 2 میرے بیوتے ہوئے میری زیارت اور <sup>بیرکات</sup> کبریات سے  
محروم ہونا چاہتے ہو۔ موت کی آرزو کرنا

### سوال نمبر 4

جز 1

ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ رجوع کرنے کوئی اپنے  
پہ میں مگر والدین اپنی اولاد کے لیے ہیں۔

صلیٰ اللہ علیہ وسلم

ہمارے نزدیک یہ کی ہوئی چیز میں رجوع

نہیں کر سکتے۔

بیٹا۔ میں نے یہی بات کہہ دی کہ جو چیز میں رجوع

کر سکتا ہے۔

حلیل:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے یہ میں رجوع کرتا ہے اس

کی مثال اس کے لئے لکھ دی کہ جو اپنی کی ہوئی قے کو چاٹے

اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لئے ایسی گدڑی ہے جس پر اچھا نہیں

امام شافعی کے نزدیک:

امام شافعی کے نزدیک واجب

یہ کی ہوئی شے میں رجوع کر سکتا ہے۔

حلیل:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ والی حدیث انہی حلیل ہے

ہماری طرف سے امام شافعی کو جواب:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

نے لاہرج سے ہی نہیں فرمائی اور نہ ہی نفی کی ہے بلکہ ایک اچھا

اور بہتر طریقہ بتایا ہے کہ یہ کی ہوئی چیز میں رجوع کرنا اچھا

نہیں۔



## سوال نمبر 5

جز 1

مصرف	تعریف
حدیث	هو قول الرسول وفعله وتقريره نبی یا رب علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول، فعل، تقریر کو حدیث کہتے ہیں

حجالی یا تابعی کے قول، فعل یا تقریر کو حدیث کہنا:

بعض محدثین کے

نزدیک حجالی کے قول، فعل یا تقریر کو حدیث نہیں کہا جاتا۔

اقسام

دو قسمیں ہیں

1 موقوف 2 مقطوع

مصرف	تعریفات
موقوف	ما اُفیف الی الحجالی وہ حدیث جسکی حجالی کی طرف نسبت کی جائے۔
مقطوع	ما اُفیف الی التابعی وہ حدیث جسکی تابعی کی طرف نسبت کی جائے۔

جز 2

سند کی تعریف:

مصرف	تعریف
سند	هو رجالہ الذین لرووہ
ترجمہ	وہ افراد جنہوں نے حدیث کو روایت کیا

منقطع کی تعریف:

معرف	تعریف
منقطع	مالم متصل سنہ
	وہ درخت جسکی ستر مل بیوٹی نہ ہو

جز ۳

وجوہ طعن:

وجوہ طعن پانچ ہیں

نمبر شمار	وجوہ طعن
1	فرط غفلت
2	غلطی بہت کرنا
3	بلاعات کی مخالفت کرنا
4	وہم کرنا
5	حافظ کمزور بیونا



پرچہ سالانہ کام 2  
سوال نمبر 1

جز 1 ترجمہ حدیث:

ابن عباس  
حضرت طلحہ بن عبد اللہ بن عوف رضی اللہ عنہ  
سے روایت ہے فرمایا میں نے حضرت رضی اللہ عنہما کے پیچھے  
جنازہ پڑھا آپ نے سورہ غاثی پڑھی پھر فرمایا میں نے اس لیے  
پڑھی تاکہ تم جان لو کہ یہ سنت ہے۔

جز 2:

غائبانہ نماز جنازہ

غائبانہ نماز جنازہ کے بارے اختلاف یہ

ہمارے نزدیک:

امام اعظم ابو حنیفہ اور امام حاکم  
رضی اللہ عنہما نزدیک  
غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں۔

دلیل

- |   |  |
|---|--|
| 1 | مختلف علاقوں میں کئی محابہ کرام بہ دروسی سے شہید کئے گئے<br>نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کا جنازہ نہیں پڑھایا |
| 2 | ہمارے نزدیک نماز جنازہ میں میت کا حاضر ہونا<br>ضروری ہے۔   |
| 3 | ایک موقع کے علاوہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے غائبانہ<br>نماز جنازہ ثابت نہیں۔                                   |

امام شافعی رحمہ اللہ

امام شافعی رحمہ اللہ اور غیر مقلدین

کے نزدیک غائبانہ نماز جنازہ جائز ہے۔

دلیل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کا جنازہ پڑھایا  
تھا۔ جو غائبانہ تھا۔

بیماری، لطف سے غیر مقلدین کو جواب:

ابن حبان وغیرہ میں

تقریب ہے کہ جبریل امین نے نباشی کی صیت بنی پاک صلی اللہ علیہ

وسلم کے سامنے رکھ دی تھی۔ لہذا وہ غائبانہ نہایتی نہیں

جذب:

مرد اور عورت کا سنت کفن

مرد کا	کفن سنت	عورت کا	کفن سنت
اور ایک تھبہ ہے	آٹھ چادر ہیں	مرد ورنے ایک پستان بند اور	تین پڑیں
		ایک چوٹی	

سوال نمبر 2

جذب الف:

ترجمہ حدیث:

جبریل نے کہا آئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتح اسلام

کے بارے بتائیے فرمایا اسلام یہ ہے کہ اللہ کے وعدہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کے رسول پیونے کی گواہی دینی اور ناز قائم کرنے اور نہ کوہ اڑانے

اور رمضان کے روزے رکھنے اور بیت اللہ کا حج کرنے اگر اسکی لطف

جانے کی طاقت رکھتا ہے کہا تم نے سچ فرمایا۔

حدیث کے اخیر میں بیان پیونے والی علامات قیامت:

حدیث کے اخیر میں جو قیامت کی علامتیں بیان کی گئی ہیں وہ یہ ہیں

علامات قیامت

بر شمار

1	بانڈی اپنی مالک کو جسے گی
2	تنگ پاؤں والے تنگ جسم والے بکریوں کے جروا ہے دولت مند بن کر بڑے بڑے حالات میں فخر کریں گے۔
3	خلاصہ یہ ہے کہ دولت عام ہو جائے گی اور بے فرحانی عام ہو جائے گی فقیر دولت مند بن جائیں گے۔



### سوال نمبر 3

جز 2

خط کشیدہ عبارت کی ترکیب نوی

ان الله لا يقبض العلم انتزاعاً ينتزعه من العباد

اسم جلالت ان کا اسم - لا يقبض فعل ہو غیر اس میں پوشیدہ اسما فاعل

العلم مفعول به انتزاعاً تمیز آئے والا جملہ انتزاعاً کی صفت -

ينتزعه فعل ہو فاعل (O) غیر مفعول من العباد متعلق

### سوال نمبر 4

تعریفات

معروف

دیہات سے سبزیاں دینے کے لئے شہر کی طرف پہنچنے کے لئے

تعلق جلب

جائے منڈی تک پہنچنے سے پہلے اس سے خرید لینا -

سامان پڑا ہے - کٹری پھینکی جائے گی جس چیز پر

منازلہ

جاگڑے گی وہ پھینکنے والے کی ہو جائے گی

سامان پڑا ہے - جسکو ہاتھ لگائے گا وہ چیز

ملا مسہ

اسکی بن جائے گی -

تعریفات

معروف

دودھ دینے والے جانور کا خود دودھ روک لینا تاکہ خریدنے

بیع المصراة

والا دھولہ کھائے کہ یہ دودھ بہت دیتا ہے -

کوئی چیز خریدی یہ طے ہوا کہ بہت (قیمت) معلوم

مساومت

کر لیا اگر مناسب لگا تو خرید لے گا -

بیع بخش

بڑھا چڑھا کر زیادہ بولی گئے گھوڑوں دھوکہ دینے کے لئے

### سوال نمبر 5

امام ترمذی کے ہذا حدیث حسن صحیح یا حدیث حسن غریب صحیح سے مراد:

1 ان تمام صورتوں میں یا تو درمیان سے حرف عطف مقرر ہے اور مطلب ہے کہ یہ حدیث بعض سندوں میں حسن بعض میں غریب اور بعض میں صحیح ہے۔

2 درمیان میں (و) محذوف ہے اور حدیث تردد و تالیف کر رہا ہے کہ صحیح یقیناً نہیں کہ حسن یا غریب ہے یا صحیح

### سوال نمبر 6

تعدد رواۃ کے اعتبار سے حدیث کی اقسام:

تعدد رواۃ کے

اعتبار سے حدیث کی چار قسمیں ہیں

1 غریب 2 عزیز 3 مشہور 4 متواتر

### تعریفات

معرف

غریب الذی کان راویہ واحد فی جمیع الطبقات أو بعضہا

ترجم وہ حدیث جس کا راوی تمام طبقات میں یا بعض میں ایک ہو

عزیز الذی کان راویہ اثنین فی جمیع الطبقات أو بعضہا

وہ حدیث جس کے راوی تمام طبقات میں یا بعض میں دو ہوں

مشہور الذی کان راویہ اکثر من اثنین

وہ حدیث جس کے راوی دو سے زائد ہوں

متواتر ما رواہ عدد کثیر تجل العادۃ طوا طئہم علی الکذب

وہ حدیث جسے بہت بڑی جماعت نے روایت کیا ہو اور

ان سب کا جھوٹ پر اتفاق از روئے عادت محال ہو۔



## سوال نمبر 7

### تعريفات

مصروف	
مرسل	ما سقط من آخر سند او راو بعد التالفي
معنعن	وه حديث جسكى سند كى اخير سے تالفي كے بعد والا راوى اُرايو او الذى راوى به يلقب به عن وه حديث جو عن عن كى الفاظ سے راويت كى جائے
سناد	ما راوى مخالفاً لما رواه الثقات جس كى راويت میں ثق راوى اپنے سے زيادہ ثق كى مخالفت كى

### تعريفات

مصروف	
فرد نسبى	هو الخريب الذى يكون راو به منفرداً فى موقع واحد وه غريب حديث جسكى راوى كى يك جگہ میں متقدم ہو
مقطوع	ما اُضيف الى التالفي وه حديث جسكى تالفي كى حرف نسبت كى جائے

سوال نمبر 1

جز 1

ترجمہ عبارت :

جریل نے کہا: مجھے قیامت کے علم کے بارے خبر دیجئے۔  
فرمایا جس سے قیامت کے بارے بوجھ رہے ہو وہ سائل سے زیادہ  
نہیں جانتا۔ عرض کیا کہ قیامت کی کچھ نشانیاں بتائیے۔ فرمایا بوڑھی اپنی حاکم  
کو چنے کی۔ تنگے پاؤں والے تنگے بدن والے فقروں اور  
بکریوں کے چرواہوں کو محلوں میں فخر کرتے دیکھو گے۔

تشریح

ما المسؤل عنها با علم من السائل :

اس سے علم غیب

کی نفی نہیں ہوتی بلکہ یہ بتا مقصود ہے کہ تم اور میں قیامت  
کے علم کے بارے اتنا ضرور جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو  
ظاہر کرنے اور پھیلانے کا حکم نہیں دیا۔ لہذا تم اس بارے سوال  
نہیں کرو۔

سوال نمبر 2

ترجمہ حدیث :

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کالائے ہمارے پہنچا دین  
میں اس مسئلہ کو جو حرمین سے نہ تھا تو وہ مسئلہ مردود ہے  
یا مسئلہ کالائے والا مردود ہے۔

مطلب :

کس کس کو ہے کہ جو حرمین میں بدعت کی جیسی حرمین میں کوئی  
اصل نبوت نہ ہو تو مسئلہ اور بدعتی حرمین کو رد کر دو۔



ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علم کو چھین کر نہیں اٹھائے گا کہ

بتدوں سے علم کو <sup>ترجمہ</sup> لے۔ بلکہ علماء کی وفات سے علم اٹھائے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا تو لوگ

جایلوں کو بلشوا بنالین گے۔ اور ان سے مسائل پوچھے جائیں گے۔ وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے۔ گمراہ ہوں گے اور گمراہ کریں گے۔

بنا کر

تشریح:

اللہ تعالیٰ علم اٹھائے گا لیکن یہ صورت اختیار

نہیں کرے گا کہ لوگوں کے سینوں سے کوالے بلکہ علماء حق

علماء ربانین کو موت دے دیگا جب یہ روئے زمین سے

اٹھ جائیں گے تو پھر کوحوں کی باد شاہی ہوگی وہی غلط

فتوے دیکر قیامت برپا کریں گے۔

سوال نمبر 4

جز الف:

ترجمہ حدیث:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان

جب مسلمان بھائے کج عیادت کرنے تو واپس آئے تک جنت

کے باغوں میں سیر کرتا رہتا ہے یعنی اسکا یہ عمل جنت کی

سیر اور جنت میں داخلے کا سبب بنتا ہے۔

خط کشیدہ حنفیہ

المسلم

یہ بفت افسار میں صحیح ہے۔



غادر:

لفظ

یہ بلیغ اقسام میں اجوف ہے۔

لحم بزل:

غادر

یہ بلیغ اقسام میں اجوف ہے۔

لم در

حزب:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر

ایک زمانہ آئے گا نہیں پرواہ نہ پاؤں آدھ

حلال ہے یا حرام

ایسی جو لیا

مطلب:

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مقصد صرف حصول دولت ہوگا

لہذا ہر کوئی اسی تشے میں دھت ہوگا کہ دولت آئے چاہے  
کہیں سے بھی آئے۔

خط کشیدہ کا اعراب:

زمانہ بآئی کا قاعل ہے ما اخذ لا یبالی

المرب

لفظ

کا مفعول بہ

ماعر

زمان

مفعول

أصول حدیث

سوال النبرک

حزب الف:

خبر و حدیث کے درمیان فرق:

بعض علماء نے فرق کیا ہے کہ

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، اور تقاریر سے مشرب

روایتوں کے ساتھ خاص ہے جبکہ خبر بادشاہوں کی تاریخ اور ان کے

ماضی کے واقعات کے ساتھ۔ اسی وجہ سے حدیث کے ساتھ اشتغال رکھنے والے کو

حدیث اور تاریخ کے ساتھ مشغول ہونے والے کو اخباری کہا جاتا ہے۔



جرح:

حدیث:

هو قول الرسول و قوله و تقریرہ

نبی یارک صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل، اور تقریر کو حدیث

کہتے ہیں۔

متایح:

هو الحدیث الذی یرویہ راو موافقاً لراو آخر

وہ حدیث جسے راوی نے موافق روایت کیا ہو۔  
اللہ تعالیٰ اعلم

مشاہد:

هو الحدیث الذی یرویہ صحابی موافقاً لاصحابی آخر

وہ حدیث جسے صحابی نے موافق روایت کیا ہو۔  
اللہ تعالیٰ اعلم

مثال:

حدیث کے اخیر میں عموماً کہا جاتا ہے تابعہ فلان یعنی

اس راوی کی فلاں کے متابعت کی۔ اور عموماً کہا جاتا ہے

ولہ شاہد من حدیث خالد۔ تو اسکا مطلب ہے کہ حضرت خالد

رضی اللہ عنہ نے اس جیسی حدیث روایت کی۔